

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَعَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَكْرُومًا

The ALFAZL

QADIAN



قادیان  
۱۹۵  
مہنت میں دو بار  
تاریخ تالیف  
سالانہ مع  
شش ماہی علاوہ  
پہلے زر  
مختص بنام  
فیجہ  
افضل  
۷۰

ایڈیٹر قلام نبی  
فی چہار  
نمبر ۲۲  
ستمبر ۱۹۲۸ء  
پہلے شمارہ  
۱۹۲۸ء  
۱۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مغربی افریقہ کے ایک مخلص احمدی کا انتقال

امام محمد رفیقا ڈوبری مرحوم و مغفور  
نوشتہ مولیٰ عبدالرحیم صاحب تیر

## مدینہ منورہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایہ اللہ تعالیٰ کو بہت نفاہت ہے مگر حضور کھات سلسلہ کی سرانجام دہی میں مصروف ہیں۔ حضور کی صاحبزادی امہ الباطنہ صاحبہ صحت کے لئے دعا کی جائے۔  
چیف انجمن صاحب ریلوے مد اگڑ کٹوا انجمن صاحب ۱۰ ستمبر کو نہر کابل جو بننے والا ہے۔ اس کی جگہ معائنہ کرنے کے واسطے آئے اور پھر نہر سے قادیان کا اسٹیشن بھی دیکھنے آئے۔ مولوی ذوالفقار علیخان صاحب ناظر اعلیٰ اور مفتی محمد صادق صاحب کے ہمراہ ہر دو صاحب اور ہم صاحبان نے مسجد اقصیٰ دیکھی۔ مناظرۃ المسیح کا معائنہ کیا۔ اور پھر اسٹیشن جو بن رہا ہے۔ اسے دیکھنے گئے۔ چیف انجمن صاحب فرماتے تھے۔ ریل کا افتتاح دسمبر ۱۹۲۸ء میں ہو جائیگا۔ انشاء اللہ  
خلیفہ تعالیٰ الدین صاحب نے ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم رانا سے ڈی۔ ٹی۔ ایم ڈگری کا امتحان پاس کر کے حضرت قادیان پورج گئے ہیں۔ حضرت میاں انجمن صاحب چند روز کے لئے ڈھوڑی شریعت لے گئے ہیں۔

### سلسلہ کے قدسیوں کا انتقال

چونکہ مغربی افریقہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پہلا مبلغ ہونے کی عزت مجھے حاصل ہے۔ اور پرانے دوست اور فقار کی صورت میں عالم تقویٰ میں اب تک آنکھوں کے سامنے ہیں۔ اور سیاہ چہرے سے سفید آنکھیں اب تک مشرق کے ساتھ الفا ایو یعنی سفید مولوی کے چہرے پر نگاہ شوق ڈالتے ہوئے معلوم ہوتی ہیں۔ اس لئے اگر کوئی رفیق کار اور مخلص کارکن داعی اجل کو لبیک کہتا ہے۔ تو مجھے سخت صدمہ ہوتا ہے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح ایہ اللہ بنصرہ العزیز ۱۹۲۷ء میں

ولایت میں تھے۔ تو مجلس منتظمہ جماعت احمدیہ لیکوس کے ذمہ دارانیت پر ریڈیٹنٹ محمد ابقیوب صاحب کا انتقال ہوا تھا۔ ان کے بعد عزیر عماد سابق سیکرٹری جماعت احمدیہ ایو کوٹہ اور جو جس علاقہ باڈچی نے سال گذشتہ اپنے محبوب حقیقی سے رصال کیا۔ ملک ناٹنجر باکے ان دو دونوں کا نقصان بڑا نقصان تھا۔ لیکن فدا کی مصلحت اور قانون جس طرح مشہور ہے اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرنے فلام کو اپنے پاس بلا رہے۔ اسی طرح ناٹنجر باکے بھی امد جولائی کو میرے محترم دوست سلسلہ عالیہ کے فدا فی امام محمد رفیقا ڈوبری مرحوم و مغفور چہرہ امام سلسلہ احمدیہ شہر لنگوٹا فریاد۔ بارک کی عمر میں وفات پانگے جہاں انشاء اللہ ایہ اجوں۔

# مولوی محمد علی صاحب عقائد باطلہ کی تاریکیوں میں

پیغام صلح ۱۴ اگست ۱۹۲۸ء میں حضرت مسیح موعودؑ کا ایک ردیہ عقائد باطلہ کی تاریکیوں اور حضرت امیر ایبہ اللہ کے پہلی عنوان کے نیچے حضرت امیر ایبہ اللہ کی تائید میں۔۔۔

نقل کر کے راقم مضمون پھولے نہیں سماتے۔۔۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں حضورؑ نے خواب میں دیکھا کہ کسی جگہ گھوڑے پر تشریف لے جا رہے ہیں سخت اندھیرا ہے۔ آگے کچھ لڑکے لڑے۔ ہوشور ڈراتے ہیں کہ مولوی عبدالکرم صاحب آگئے۔ مولوی صاحب مرحوم واقعی تشریف لے آئے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ سے علیک سلیک کے بعد مولوی صاحب مرحوم نے ایک چیز نکال کر مجھے (حضرت مسیح موعودؑ کی بطور تحفہ دی۔ اور کہا بشپ جو پا در یوں کا انسر ہے۔ وہ اسی سے کام چلاتا ہے۔ وہ چیز اس طرح سے ہے جیسے کہ خرگوش ہوتا ہے۔ یاد ہی رنگ۔ اس کے آگے ایک بڑی نالی لگی ہوتی ہے۔ اور نالی کے آگے ایک قلم لگا ہوا ہے۔ اس نالی کے اندر ہوا بھر جاتی ہے جس سے قلم بغیر محنت کے باسانی چلنے لگتا ہے۔ میں نے کہا میں نے تو یہ قلم نہیں منگوایا۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ مولوی محمد علی صاحب نے منگوایا ہوگا۔ میں نے کہا اچھا میں مولوی محمد علی صاحب کو دیدہ میرے ساتھ کچھ عورتیں بھی ہیں۔

اس خواب سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے۔ کہ تاریکی سے مراد جماعت احمدیہ کے عقائد کی تاریکی ہے اور قلم و معجزہ قلم وہ دلائل ہیں جو حضرت امیر ایبہ اللہ کو عطا کئے گئے ہیں جس کا رد و جہت احمدیہ کے عقائد حقیقی تردید میں صحت کیا جا رہا ہے۔

اگر اس تعبیر کو صحیح تسلیم کر لیا جائے کہ حضرت امیر ایبہ اللہ نے عقائد باطلہ کی تاریکیوں کو دور کرنے کے لئے قلم دیا گیا ہے۔ اور اگر بقول پیغام صلح عقائد باطلہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اور جماعت احمدیہ کے عقائد ہیں تو اس پر ایک سوال ہے اور وہ یہ کہ پیغام کے حضرت امیر ایبہ اللہ پر ۱۴ اگست ۱۹۲۸ء تک دو زمانہ گزرے ہیں۔

۱۔ وہ زمانہ (جب یہ خواب دیکھا گیا تھا) جب حضرت امیر ایبہ اللہ کے وہی عقائد تھے جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اور جماعت احمدیہ کے ہیں۔ اس وقت آپ کے قلم کا تمام زور حضرت مسیح موعودؑ کو "نبی رسول" نبی آخر الزمان اور هو الذی ارسل رسوله کا مصداق ثابت کرنے میں صرف ہوتا تھا۔

۲۔ وہ زمانہ آیا جس میں حضرت امیر ایبہ اللہ کا قلم مندرجہ بالا عقائد کے خلاف چلنے لگا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت سے انکار کر دیا گیا۔ اب مشکل یہ ہے کہ حضرت امیر ایبہ اللہ کا ایک ہی قلم دو وقتوں میں دو متناقض اور متضاد عقائد کے خلاف چلتا رہا ہے۔ پہلے اپنے موجودہ عقائد کے خلاف اور اب سابقہ عقائد کی تردید میں چل رہا ہے۔ اس لئے یہ معلوم کرنا سخت مشکل ہے کہ ان دونوں متناقض عقائد میں سے وہ عقائد باطلہ کون سے ہیں جن کی تاریکیوں کو دور کرنے کے لئے حضرت امیر ایبہ اللہ صاحب قلم بنائے گئے تھے؟ پیغام صلح گو صاف لفظوں میں نہیں۔ مگر دبی زبان سے ضرور مولوی صاحب کے سابقہ عقائد کو عقائد باطلہ قرار دیا۔ کیونکہ اس نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اور جماعت احمدیہ کے عقائد کو عقائد باطلہ قرار دیا ہے۔ جو بعینہ مولوی محمد علی صاحب کے سابقہ عقائد ہیں۔ مگر فرق صرف اتنا ہے کہ پیغام صلح مولوی صاحب کے پہلے عقائد کو اور ہم ان کے موجودہ عقائد کو عقائد باطلہ قرار دیتے ہیں اندر میں صورت تعبیر یہ ہوگی کہ مولوی صاحب کسی زمانہ میں (جسکے وہ خواب دیکھا گیا تھا) عقائد باطلہ (جو ان کے موجودہ عقائد ہیں) کی تاریکیوں کو دور کرنے میں مصروف رہے۔ مگر جب وہ خود ہی (بدقسمتی سے) ان عقائد باطلہ میں مبتلا ہو گئے۔ (یاد دوسرے لفظوں میں قلم میں ہوا بھر گئی) تو وہ قلم جس وقت کے منازات ہو گیا؟ خافہم۔

پس اہل پیغام کی امیدوں پر یہ خواب پانی بھرنے والا اور ان کے عقائد کو "عقائد باطلہ" ثابت کرنے کے لئے بین دلیل اس میں اہل پیغام کے لئے خوشی کا کوئی موقعہ نہیں بلکہ ٹھنڈے دل سے مندرجہ بالا باتوں پر غور کرنے اور حق کی طرف رجوع کرنے کا موقعہ ہے۔

فیما حقہ تفکر فی کلامی  
فان الفکر للتقویٰ و شاخ  
ملک عبد الرحمن خادم کربلا

## چند فاصلہ اجتماعات

- ۱۔ جماعت بھاگل پور شہر کا فارم چندہ فاصلہ دفتر میں پہنچ گیا ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل احباب کا وعدہ عیسائی فی صدی کے حساب سے ہے۔ حضرت مولانا مولوی عبد الماجد صاحب امیر جماعت پرنسپل محمد اسمعیل صاحب ایم۔ اے۔ مولوی علی محمد صاحب ایم۔ اے۔ مولوی عبدالباقی صاحب۔
- ۲۔ چوہدری غلام احمد صاحب سب انسپکٹر پرنسپل خیر پور بہاولپور سے اپنی لڑکی کی طرف سے چندہ فاصلہ کا ایک روپیہ ارسال فرمایا۔
- ۳۔ خواجہ محمد اسمعیل صاحب امرتسری بنگلور میں ہیں۔ ادما یک بکر عرصہ سے کاروبار سے علیحدہ ہو کر باوجود اس کے چندہ فاصلہ کیشٹ ارسال کر رہے ہیں۔
- ۴۔ جماعت میرٹھ کا فارم آگیا ہے جو باقاعدہ اور باشرح پیکر آیا گیا ہے۔ اس میں خصوصیت یہ ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بی۔ اے ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز اور شیخ عبدالرشید صاحب امیر جماعت نے اپنا چندہ فاصلہ یاد چود بیکران دوستوں کو مالی مشکلات کا سامنا ہے۔ باشرح کیشٹ ارسال کر دیا ہے۔
- ۵۔ جماعت احمدیہ صدر گوگیرہ ضلع منگڑی کے سکریٹری ماننے اپنی جماعت کے احباب کی رقم چندہ فاصلہ کیشٹ میں فیصدی کے حساب سے بھیج دی ہے۔
- ۶۔ مرکزی جماعت نکودہ ضلع جالندھر کے فارم میں مولوی اقبال حسین صاحب ہیڈ ماسٹر۔ حافظ محمد عبداللہ صاحب پیر اور فاضل

عبدالکرم صاحب نے پیغام صلح میں اپنی تاریکیوں کے دوسرے باشرح میں۔

# پانچ دن میں پانچ ہزار شرف ہو گئی

# نہایت نیک مشورہ

## حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

### کی تقریر ۱۷ جون

## دنیا کا محسن

پانچ ہزار چھپی تھی جو پانچ دن کے اندر ہی فروخت ہو گئی مگر ابھی آروڑ و مٹھا و مٹھا آرہی ہیں اس لئے جن دوستوں نے بے مثال تقریر بھی نہیں سنی۔ وہ فوراً اپنی فرمائشیں بھیجیں تاکہ دوسرے ایڈیشن کے چھپنے ہی انہیں بھیج دی جاوے

نوٹ۔ پہلے ایڈیشن کے ۲۰-۲۵ نسخے باقی ہیں۔ نئی نسخہ ہم کے حساب سے جلد منگوائیں :-

### میں بکڑ پوتا لیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور

۱۶۵

بہت سے دوست اور وہ اجباب جن کا روپیہ بغیر کسی فائدے کے بیکار بیٹا رہتا ہے۔ مشورہ طلب کرتے رہتے ہیں۔ کہ وہ اپنے روپے کو کسی محفوظ منافع والی تجارت میں کہاں اور کس طریقہ سے لگا لیں۔ سو ان کو اور دوسرے اجباب کو جو نیک مشورہ کے خواہاں ہیں۔ مشورہ ہے۔ کہ ہمارے زیر انتظام بہت سے منفعتی بخش تجارتی کاروبار سرانجام پا رہے ہیں۔ (اور بہت سے زیر نظر ہیں) جو بے فائدہ تھے ہمارے سرمایہ کے لحاظ سے ہمیں بہت اعلیٰ منافع دے رہے ہیں۔ اگر مشترکہ سرمایہ سے ان ہمارے مجوزہ اور دیرینہ تجربہ شدہ تجارتی کاروبار کو وسیع کیا جائے۔ تو یہ تجویز خدا کے فضل سے بہت فائدہ مند اور محفوظ ہے۔ سرمایہ ہی سرمایہ کو بڑھانے والی ثابت ہوگی۔ جو اجباب اپنا سرمایہ (روپیہ) محفوظ اور زیادہ منافع والے کاروبار میں لگانا چاہیں۔ وہ ہم سے خط و کتابت کر کے سرمایہ کا تحفظ پورے طور پر بشرف اور قانوناً کر دیا جائیگا ایم عبدالرشید اینڈ سنز سوڈاگران بیٹالہ احمدیہ بلڈنگ پانچ

## ضرورت رشتہ

قوم زمیندار جو کہ بعد پتوار ملازم ہیں۔ اور ۶۵ بیگہ راضی کے واحد مالک ہیں۔ خادم سلسلہ ہماری جماعت کے سکرٹری ہیں۔ غیر شادی شدہ نوجوان ۲۳ سالہ ہیں۔ ان کو جوان رشتہ اپنے خاندان سے ملتا ہے۔ مگر خاندانہ رشتہ کا از حد استیفاء ہی جو کہ ان کے خاندان میں احمدیت کی تعلیم تہذیب و شائستگی کی روح پھول تک دے۔ اس غرض کے لئے اخبار میں شائع کرانے کی ضرورت پیش آئی ہے :-

خط و کتابت بنام  
چوہدری تاج الدین سیکرٹری پتواری آبادی شاہ پور  
ڈاک خانہ پشور گڑھ تحصیل میلسی ضلع ملتان

## اولاد حاصل کرنے کی حیثیت رنگینہ زروالی

اگر واقعی آپ اولاد حاصل کرنے کیلئے پریشان ہیں۔ اگر واقعی اپنے بعد سلسلہ قائم رکھنے کی آپ کو سچی نظر ہے۔ تو آپ اپنا محنت اور پسینہ سے کمایا ہوا روپیہ اشتہاری حکیموں کی نذر کر کے برباد نہ کریں۔ صرف

### حاصل

کا استعمال گھر میں شروع کرادیں۔ جس کا پہلی دفعہ کا استعمال ہی انشاء اللہ آپ کو بار بار کر دینگا۔ زیادہ تعریف ہم گناہ سمجھتے ہیں۔

۱۰۔ مشک آنستہ کہ خود ہوید نہ کہ عطار گویہ "قیمت حب صرن پانچ روپے (دھ) آروڑ دیتے وقت تفصیلی حالات ضرور لکھیں جو کہ صفحہ ۱۱ میں رکھے جائیں گے :-

### ہتم احمدیہ دو گھر قادیان

## حکایت انکھرا

### محافظ انکھرا اولیاں جسرو

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا اذیت سے پہلے مر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ انکو عوام انکھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کیلئے حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب انکھرا کیلئے کہتی ہیں۔ یہ گویاں آپ کی مجرب قبول و شہود ہیں۔ اور ان گھروں کا پڑا ہے۔ جو انکھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ وہ غالی گھرا ج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان مائاتی گویوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت انکھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولد شروع حمل سے ۹ خیر ضاعت تک تقریباً ۹ تولد خرچ ہوتی ہیں۔ ایک دفعہ منگائے پر فقیر نے یہ لکھا کہ: سلج کا پتہ۔ علیہ صحن کا غالی دو گھرا کہ غالی قادیان

## ضرورت

ایسے ٹڈل و انٹرنس پاس طلبا کی۔ جو کہ ریوس و محکمہ نہرو وغیرہ میں ملازمت کے خواہشمند ہوں۔ مفصل حالات ۲۲ کا ٹکٹ بھیج کر معلوم کریں۔

امپیریل ٹیلیگراف کالج دہلی

# ہندوستان کی خبریں

کھرگ پور۔ ۵ ستمبر۔ آج کھرگ پور کے فساد کے سلسلہ میں قتل اور جلوے کے جرائم میں تین مسلمان گرفتار ہوئے۔ ابھی تک حالت مخدوش ہے۔

لاہور۔ ۸ ستمبر۔ پھول پوری کونسل میں سر محمد شفیع کے تقرر کی خبر صحیح نہیں ہے۔

فیروز پور۔ ۲۴ ستمبر۔ ایک بھلی کو قتل کرنے کے جرم میں دو لڑکے ۸ اور ۱۰ سال کی عمر کے گرفتار کئے گئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے مقتول سے ۲۰ روپے طلب کئے۔ لیکن اس کے انکار کرنے پر دستار کے ساتھ اس کا گلا گھونٹ دیا۔

لاہور۔ ۵ ستمبر۔ پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب دشمال مشرقی سرحدی صوبہ اپنے مکتوب نمبر ۴۵ ایچ ڈبلیو مورخہ ۵ ستمبر میں اطلاع دیتے ہیں کہ طغیانی اور سیلاب کی وجہ سے کشمیر کے برقی پیغامات کی ترسیل اور رسیدگی میں بے حد توقف واقع ہونے کا احتمال ہے۔

شملہ۔ ۶ ستمبر۔ ہوم ممبر نے اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ ہندوستان کی ہائیکورٹوں کے بل سے جو پارلیمنٹ میں پیش ہو چکا ہے سگورنمنٹ اتفاق رائے کرتی ہوگی۔

شملہ۔ ۶ ستمبر۔ اسمبلی کے اجلاس میں سر ڈینس برے فارن سیکریٹری نے کہا کہ یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے کہ سرحد شمال و مغربی پر فوجی قسم کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ کلکتہ۔ ۴ ستمبر۔ قاضی نذیر الرحمن کو سیشن جج چٹاگانگ نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ چٹاگانگ کے قتل کے الزام میں سزائے موت دی۔ ملزم نے عدالت عالیہ میں اپیل کی تھی ہائیکورٹ نے ملزم کی داغی حالت کی تاریخ کو پیش نظر رکھتے ہوئے جس میں دوام بعبور دیا ہے سزائے موت کی سزا تجویز کی۔

کلکتہ۔ ۵ ستمبر۔ کارگیٹر جو سیلپر تیار کرتے ہیں انہیں آٹھ ہزار آدمیوں نے بیکدم ہڑتال کر دی۔ ان کا مطالبہ ہے کہ ہم نے چھڑاگراں ہونے کے باعث بہت نقصان اٹھایا ہے۔ اس لئے ۲۴ روپی جوڑہ قیمت بڑھائی جائے۔ لاکھوں روپے روزانہ کا کاروبار بند ہو گیا ہے۔ دکاندار سخت نقصان اٹھا رہے ہیں۔ اس وقت تک کوئی تصفیہ نہیں ہوا ہے۔

نینی تال۔ ۳ ستمبر۔ کل مورخہ ۵ ستمبر بوقت شپ میں گنگولی نے گرانڈ ہوٹل نینی تال میں بدست قاضی سید ابراہیم صاحب اسلام قبول کیا۔ اس کے بعد مشر آصف صاحب صاحب پیر سٹریٹ کے ساتھ میں موصوف کا نکاح قاضی صاحب نے پڑھا ہے۔

# غیر مسلموں کی خبریں

شملہ۔ ۶ ستمبر۔ آج اسمبلی میں مسلم سٹیڈنٹس نے مسٹر گپتا پر شاد کو جواب دینے ہوئے بیان کیا کہ حکومت ہندوستان ہوائی ڈاک کا سلسلہ جاری کرنے کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ لیکن بغیر سٹڈنٹس کے کسی کمپنی سے کوئی گفتگو یا معاہدہ کرنے کے لئے تیار نہیں۔ حکومت کو معلوم ہوا ہے کہ ایک ہالینڈ کی کمپنی ہالینڈ سے براہ ہندوستان ڈیپ ایسٹ انڈیز کو آزمائشی پروازوں کا سلسلہ جاری کرنے والی ہے۔

شملہ۔ ۵ ستمبر۔ لندن کے ہندوستانی ایوان تجارت نے حکومت ہند کے حکم تجارت کو ایک برقی پیغام بھیجا ہے جس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ ساحلی تجارت کی تخصیص اور ملکیت کے معاملہ میں ہندوستانی مطالبہ کا لحاظ رکھا جائے۔ ایوان اس مسودہ کی کامل تائید کرتا ہے جو مشر حاجی نے پیش کیا ہے۔ اور زور دیا ہے کہ اس غرض کیلئے ایک قانون وضع کر دیا جائے۔

شملہ۔ ۸ ستمبر۔ حکومت پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ دریائے جہلم چناب اور رادی کی طغیانیوں کے باعث زیادہ جانی نقصان نہیں ہوا۔ البتہ چند متفرق مقامات پر چند آدمی ہلاک ہوئے ہیں۔ بہر کیف توقع ہے کہ موافقی کا نقصان بہت زیادہ ہوگا۔ جن مواضع پر سیلاب کا زیادہ اثر ہوا ہے۔ ان میں بعض میں فصلیں یا بالکل تباہ ہو گئی ہیں۔ یا بعض میں جزئی طور پر جوہنڈی نشیب میں واقع ہیں۔ وہ سیلاب کی وجہ سے منہدم ہو گئے ہیں۔ شاہ پور۔ جہلم۔ گجرات کے اضلاع کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا ہے۔ لیکن اضلاع گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ امرتسر۔ گورداسپور میں کچھ کم نقصان ہوا ہے۔ اضلاع انک میں چند پشتوں کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے نقصان پہنچا ہے۔ قسمت لاہور راولپنڈی کے کثیر تعدادی تقسیم کر رہے ہیں تاکہ کاشتکار معاشی خرید سکیں اور بیج ہیا کر سکیں۔ حکام ضلع کے ذریعہ سے آبپاشی کے کنوؤں کی درستگی کے لئے بھی روپیہ تقسیم کیا جا رہا ہے۔ اس مقصد کے لئے ۵۰ ہزار روپیہ عطا کیا گیا ہے۔ جہلم اور گجرات میں امدادی کامیں قائم کر دی گئی ہیں۔ اور حکومت کی تجویز ہے کہ اگر مزید اطلاعات مزید امدادی ضرورت محسوس ہوئی۔ تو صوبہ میں کاشتکاروں کی اعانت کے لئے ایک فنڈ کھول دیا جائے گا۔

شملہ۔ ۵ ستمبر۔ ریاست استھونہ نے اطلاع دی ہے کہ وہ بھی بیٹان کیلوگ کی پابندی کرنیکا ازادہ رکھتی ہے۔ رگبی۔ ۵ ستمبر۔ آبد زکشتی این ۵۵ کے افراد اور کارکنوں کی نعشیں ماتمی حیثیت سے پورٹ سادھ کی بندرگاہ پرا تارسی گئیں۔ یہ کشتی آج سے نو سال پہلے روسی سمندر میں غرقاب ہو گئی تھی۔ روسی ماہرین نے اس کشتی کو باہر نکالا اور شہیا جنگی جہاز پر لا کر ساحل انگلستان پر لائی گئیں۔

ماسکو۔ ۵ ستمبر۔ جزییرہ نمائے کہیمیا میں ایک شدید زلزلہ آیا۔ جس نے سخت نقصان پہنچایا ہے۔ صحت ایک شہر سیا ستوپول میں ۴ آدمی ہلاک ہوئے۔ اس کے ساتھ ہی طوفان اور سیلاب آیا۔ باغیچے اور مویشی غرق ہو گئے۔

لندن۔ ۵ ستمبر۔ جمہوریہ امریکہ کی طرف سے دولت مسر کو مدعو کیا گیا تھا۔ کہ وہ بھی بیٹان کیلوگ میں شریک ہو جائے۔ چنانچہ مسر نے منظور کر لیا۔ اور ایک مراسلہ کے ذریعہ سے بیٹان مذکور کے مفاد کی خوب تعریف کی۔

ریوال۔ ۵ ستمبر۔ ریاست استھونہ نے اطلاع دی ہے کہ وہ بھی بیٹان کیلوگ کی پابندی کرنیکا ازادہ رکھتی ہے۔ رگبی۔ ۵ ستمبر۔ آبد زکشتی این ۵۵ کے افراد اور کارکنوں کی نعشیں ماتمی حیثیت سے پورٹ سادھ کی بندرگاہ پرا تارسی گئیں۔ یہ کشتی آج سے نو سال پہلے روسی سمندر میں غرقاب ہو گئی تھی۔ روسی ماہرین نے اس کشتی کو باہر نکالا اور شہیا جنگی جہاز پر لا کر ساحل انگلستان پر لائی گئیں۔

ماسکو کا ایک پیغام منظر ہے کہ نئے قانون عسکری کے رد سے روس کے ہر شہری کو خواہ ۵۵ عورت ہو یا مرد اتحاد جماہور شورائیہ روس کی مدافعت کا فرض لازمی طور پر انجام دینا ہوگا۔ اس نئے قانون کے ماتحت عورتوں اور مردوں سب کو فوجی قواعد سکھانی پڑے گی۔ ہائی سکول کے طلباء کو ہر سال دو ماہ فوجی تربیت کا فرض لازمی طور پر دینا ہوگا۔

ماسکو۔ ۵ ستمبر۔ بحر شمالی کی ہم میں ایک دہ ہولناکی کا خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔ ایک روسی ہوائی جہاز دو لاڈی واسٹک سے جانے کی کوشش میں مغتوبہ انجیر سے تھک گیا تھا کہ یہ جہاز ساہرا میں گرنے لگی۔

حیدرآباد۔ ۵ ستمبر۔ حیدرآباد کے خاص حلقوں سے اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی۔ کہ سر علی امام وزیر اعظم کی حیثیت سے وہاں جانے والے ہیں۔ وہاں کی ایگزیکٹو کونسل میں فی الحال کسی تبدیلی کی توقع نہیں۔ اور سر علی امام کے حیدرآباد جانے کا بعید ترین امکان بھی نہیں۔

# در قرآن کریم

اذنشی قاسم علی قال صاحب قادیانی

یذنبم اس مشاعرہ میں پڑھی گئی۔ جو درس القرآن کے

ایام میں منعقد ہوا۔

آفتاب نور حق ہے شان قرآن کریم

جو ہر قابل کی جان احسان قرآن کریم

حضرت محمود کا پھیلا ہے دسترخوان دس

بارک السد جمع ہیں مہمان قرآن کریم

لائے ہیں تشریف جو احباب ہیں حق

دونو وقت آتا ہے آگے خوان قرآن کریم

عاشقوں کو اس کے کیا خوف خطر ہے حشر کا

ڈھانک لیگا سایہ دامن قرآن کریم

جان کیا ان کی مقابل پر جو ٹھیریں کفر و شرک

اس قدر پر رعب ہے برہان قرآن کریم

عنبر و مشک و گلاب و عطر گل کیا چیز ہے

ہے مشام جاں کی جاں رحمان قرآن کریم

بارغ عالم میں نہیں دانشدہ محمود کے

طوطی خوش نغمہ بستان قرآن کریم

وہ ہجوم میکشاں پیر مغال کے ہر طرف

اور وہ نظارہ مستان قرآن کریم

دولت عرفاں سے پرہمان جا میں اے خدا

کھینچ لائے پھر انھیں ارمان قرآن کریم

ہے غریبوں کی طرف سے یہ ضیافت آپ کی

اے مہمان خدا مہمان قرآن کریم

قادیانی کیا سمائے آنکھ میں حسن جہاں

کر چکی ہے جس کو گھائل ان قرآن کریم

## شد ضروری اطلاع

پہلے ہی اعلان کیا جا چکا ہے۔ لیکن بعض احباب نے اس کی طرف

توجہ نہیں فرمائی۔ لہذا مکرر اعلان کیا جاتا ہے کہ کوئی دوست یا کوئی جماعت کسی ایسے مناظرہ یا جلسہ کا اپنے طور پر

بلا منظور دفترو دعوت و تبلیغ قادیان انتظام نہ کیا کرے۔ جس میں اسے قادیان سے مبلغ یا مناظرہ بلانے کی ضرورت محسوس

ہو۔ کیونکہ اکثر ایسا اتفاق ہوا ہے کہ جو تاریخ مناظرہ یا جلسہ کی مقرر کی جاتی ہے۔ اس پر کوئی مناظرہ یا مبلغ فارغ نہیں ہوتا۔ اور

ایسی صورت میں سخت مشکلات پیش آتی ہیں۔ اس اعلان کے بعد کوئی دوست یا کوئی جماعت اس کی خلاف ورزی کرے گی۔

محمد الدین۔ قائم مقام ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ترہ خود ذمہ وار ہوگی۔

کے بلال رضی اللہ عنہ کا میرے نام یہ تھا۔ درجہاں آپ نے مجھے کھڑا کیا ہم اس سے ایک سائے اور ادھر ادھر نہیں یعنی احمدیت میں ترقی کی ہے۔ ہمارا قدم پیچھے نہیں ہٹا۔

### چھٹا امام کی موت پر دشمنوں کی دوست

اردو لویا سٹریٹ کی ایک تصدیق اور احمدیہ سید جو تاریخ پر ایک تاریخ میں ہمیشہ کے لئے اصلاح مسلمین کا مرکز اور نائیجیریا کے مستقبل ہاں شاندار مستقبل کے لئے تیار ہونے والی

جماعت کی درگاہ منظور ہوئی رہی اور جس کے صحن میں تعلیم الاسلام سکول کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اس مسجد میں شان کے ساتھ چاندی کا عرصہ

باقہ میں نے نمازیوں کے اخلاص بھرے آکا بو خوش آمدید کا وقت کے ساتھ جواب دینے والا نیز مندوستانی عمادہ پندر خطبہ میں حکم کی

جوش سے "برکت محمد برکت صدی" دیکھانے والا اور میری موجودگی میں اور میرے پیچھے ہمیشہ مجھے "میر الفنا" کہنے والا پیرا ڈوبری

حضرت سید محمد علیہ السلام کے پاس چلا گیا۔ اور وہ آڈا ابو خدا کا جو لیکس کے بند پر بہا تا آپم میں سوار ہوتے ہوئے چشم براب ڈوبری

نے کہا تھا۔ وہ باوجود ان کی متواتر خواہش کے کہ میں ایک بار پھر افریقہ آؤں۔ آخری الوداع ثابت ہوا۔

امام مرحوم عاشق تھا۔ اس کا جنازہ دھوم سے نکلا۔ اور اخبارات نے ان کی زندگی پر بے مضامین لکھے ہیں۔ روزانہ نائیجیریا ٹائمز نے

ایک صفحوں سے سلوم ہوتا ہے۔ کہ دوست دشمن امام محمد ڈوبری کے مداح ان کے کارناموں پر خوش اور ان کی ہمیشہ زندگی کے قابل ہیں۔

### امام صاحب کے پسماندگان

امام صاحب کی لڑکیوں کے عبدالعزیز ڈوبری اور محمد شیڈ ڈوبری۔ جماعت کے احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور ذیل کے پتہ پر

امام صاحب کے پسماندگان کے ساتھ اظہار ہمدردی کریں تاکہ محسوس کریں۔ کہ ہندوستان ان کے خلیفہ باب کو اس وقت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ جو خدا نے اس کو دے رکھی تھی۔

Imam K. R. Ajose  
Ahmadiyya Movement  
P.O. Box 727 Lagos  
W. Africa

### ہمارا چھٹا امام

۱۵۔ اپریل ۱۹۱۱ء بروز جمعہ پہلی مرتبہ مرحوم امام سے ان کے مکان پر جا کر ملا۔ وہ بہت اخلاص سے پیش آئے۔ ۲۱۔ اپریل انھوں نے دو قلم نام اس لئے میرے

پس بھجوائے۔ کہ ان کی مسجد میں تقریر کر دوں۔ مگر میں ۲۳۔ مئی سے قبل ان کے لئے وقت نہ نکال سکا۔ آخر اس تاریخ کو میں نے امام صاحب اور ان کے

ساتھیوں کو قرآن مستجاب۔ تقریر کی اور امام صاحب کی محبت سے یقین ہو گیا۔ کہ وہ جلد احمدیت قبول فرمائیں گے۔ مگر چونکہ امام صاحب کے قلم

آئے اور اٹلا عدی کہ امام صاحب موجود جماعت مسلمہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے تیار ہیں۔ ہم چونکہ آپ نے حضرت سید محمد علیہ السلام

کی آہ پر تقریر کی اور وہ مشہور رویا جو ایک پرانے الفاظ سے دیکھا تھا تمام لوگوں کو مستجاب اور کہا۔ ہمیں بتایا گیا تھا۔ کہ

"سفید آدمی سمندر کی طرف سے قرآن لے کر آئے گا" ہمیں کہا گیا تھا۔ "ہمدی سمندر کی طرف سے آئے گا"

پھر میری طرف اشارہ کر کے کہا "یہ دیکھ لو۔ خدا کے وعدے پورے ہونے۔ ہمدی کا فرستادہ آگیا"۔

۵۔ جون امام صاحب کے نامزد سلسلے میں داخل ہونے کا طریق دریافت کرنے آئے۔ اور میرے یہ کہنے پر کہ ہم قائم مقام بیعت کرنے کے لئے آجائیں۔ امام صاحب ۶۔ جون کو مسجد میں ساتھیوں کے آگے اور

میرے ذریعہ سید محمود کے ہاتھ پر بیعت کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

### ابتلاؤں کا سلسلہ

بیعت کے بعد امام صاحب ایک تبدیلی شدہ سیکھنے لگے۔ مجھ سے ترجمان کی مدد سے پڑھتے اور پرانا طریق خطبہ جو اتنی

تعمیر کر لیا زبان میں خطبہ پڑھنے لگے۔ میری باتوں کو حکم تصور کرتے اور جب جینے لوگوں نے ارتداد کیا۔ اور امام صاحب کو ساتھ لانا چاہا۔ تو انھوں نے

مدد سے مدد یا حق پانے کے بعد میں واپس نہیں جاسکتا۔ لفٹنگ گورنر جو بی بی بی بی بی کے جگہ میں آگئے۔ اور میری عدم موجودگی میں امام

صاحب کو دیکھا گیا۔ مرتب نے مگالیاں دیں۔ دباؤ ڈالے۔ مقدمات کئے ایک شہ ہمارے حالت بلخت القلوب الحناجر کی تھی مگر امام صاحب

کے استقلال میں فریق نہ آیا۔ ولایت آنے سے پہلے جماعت نے ان کو یہ مرتب کیا۔ اور میرے آنے کے بعد سے اس وقت تک بغیر کسی سہارے احمدی سب سے ان کے سلسلہ کا کام چلائے ہے۔ اور ہر ابتلا میں ثابت

### استقلال اور آخری پیغام

امام صاحب لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے۔ آپ کے الفاظ کی تشریح عبدآواد سے امام قاسم آرا جو سے جو ان کے ہندوستان میں لایا گیا تھا اور میرے ترجمان ہوا کرتے تھے۔ کرتے تھے۔ امام صاحب نے خوش قسمتی سے امام صاحب کے داماد بھی ہو گئے تھے۔ اور آخری پیغام امام آج سے کے ذریعہ مرحوم منظور خلیفہ احمدی حضرت سید محمود

# الفضل

## قادیان دارالامان سورہ ۱۲ نمبر ۱۲۲۲

### شاہ کابل کا استقلال اور کابی ملاؤں کا زوال

بعض لوگوں کا خیال تھا کہ ہر جیسی شاہ کابل نے سیاحت یورپ پر تشریف لے جاتے ہوئے سرزمین ہند پر قدم رکھتے ہی اپنی پہلی فرصت میں مولویوں ملاؤں کے متعلق جن خیالات کا اظہار فرمایا تھا اور پھر دوران سیاحت میں یورپین تہذیب و تمدن سے جس طرح دل بستگی اور شیفتگی کا اظہار کیا تھا۔ اس کی وجہ سے انہیں واپسی پر اپنے ملک میں جہاں کے عام لوگ عموماً اور علماء کلمائے محلے خصوصاً دقیانوسی خیالات میں پرورش پائے ہوئے اور باقی دنیا سے منقطع ہونے کی وجہ سے جہالت کے گنبد میں رہتے ہیں۔

کاسا متا ہوگا لیکن خوشی کی بات ہے۔ شاہ کابل کے واپس تشریف لانے پر نہ صرف کسی فتنہ انگیز اور مفسدہ پرداز فریق کو کوئی شرارت کھڑی کرنے کا موقع نہیں ملا۔ بلکہ مملکت کابل کے سرکردہ لوگوں نے بڑی شان و شوکت سے ملک اور ملکہ کا استقبال کیا۔ اور جو اصلاً میں سیاحت یورپ کے تجربات کی بنا پر جاری کی جا رہی ہیں۔ ان کا اگر فی الحال اجنبیت کی وجہ خوشی اور مسرت سے استقبال نہیں کر رہے تو حیرت و استعجاب کے ساتھ انہیں اختیار کر رہے ہیں۔

شاہ کابل قبل ازیں کئی ایک نئے احکام جاری فرما چکے ہیں۔ مثلاً یہ کہ تنظیم کے لئے سینہ پراہہ رکھ کر بھجنے کی بجائے یورپین طریق پر ٹوپی یا ٹیما لی جائے۔ مجلس شوریٰ کی ممبری کے لئے کوئی سرکاری ملازم کھڑا نہ ہو۔ اور اگر کھڑا ہو۔ تو ملازمت سے مستعفی ہو جائے۔ تعلیم نسواں پر زور دیا جائے۔ اور لڑکیوں کو موجودہ تعلیم سے بہرہ ور کیا جائے۔ رعایا کابل نے ان سب باتوں پر عمل کرنے کے لئے پوری پوری آمادگی ظاہر کی ہے۔ بلکہ عمل شروع بھی کر دیا ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ اہل کابل اپنے جواں بخت اور جواں سال بادشاہ کی ہمت کی تجاویز اور احکامات پر عمل کرنا اپنی ترقی کے لئے ضروری سمجھتے ہیں اور اس کے لئے اپنے صدیوں کے رسم و رواج کو ترک کر کے مغربی طریق عمل اختیار کرنے میں انہیں کوئی تردد نہیں ہے۔

اس سے بھی ظاہر ہے۔ کہ کابی علماء جو اپنے منشاء کے خلاف ذرا سی بات دیکھ کر بھی خواہ وہ شریعت حق کے رُو سے جائز ہی ہو۔ ملک میں فتنہ و فساد اور بغاوت و شورش کی آگ لگا دینا اپنے بائیں ہاتھ کا کرتب سمجھتے تھے۔ وہ یا تو اب اس قدر بدل گئے ہیں۔ کہ وہ پستہائے نیشیت کی تنگ خیالی اور کوتاہ اندیشی کو چھوڑ کر نئی تہذیب اور مغربی تمدن کے دلدادہ ہو گئے ہیں یا پھر ہر جیسی شاہ کابل کو اس قدر عیب اور اتنی شوکت حاصل ہے۔ کہ علماء اور پیروں کا فتنہ انگیز طبقہ اپنے آپ کو بالکل بے دست و پا سمجھ کر گوشہ گسائی میں منہ چھپانے پڑا ہے۔

جہاں تک واقعات کا تعلق ہے۔ یہ دوسری بات ہی صحیح معلوم ہوتی ہے۔ اور روز بروز اسی کی تصدیق ہوتی جا رہی ہے۔ حال ہی میں افغانستان میں جو جشن آزادی و استقلال منایا گیا۔ اور سلا لونی جو جگہ کا اجلاس منعقد کیا گیا ہے۔ اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے اس جلسہ کے افتتاح کے وقت مجمع میں ایک سو سے زیادہ افغانی خواتین بھی شریک تھیں جن میں سے نصف کے قریب یورپ کی تازہ ترین وضع کا لباس پہنے ہوئے تھیں۔ اور جشن میں داخلہ کی اجازت صرف انہیں کو تھی۔ جو یورپین لباس میں ملبوس ہوں۔

نامہ نگار رسول ایڈیٹری گزٹ نے جشن اور جگہ کے اجلاس کی نہایت دلچسپ کیفیت لکھی ہے۔ جس میں ذکر ہے۔

۲۸ اگست کو پغمان میں سات صدائے شہسوار کو یورپین فیشن کے کالے سوٹ پہنائے گئے۔ یہ ان کے لئے ساری عمر میں پہلا موقع تھا۔ اور جو طریق تہذیبی لباس کے لئے اختیار کیا گیا۔ وہ بھی نہایت پر لطف تھا۔ پولیس نے شاہ کابل کے حکم خاص سے ان لوگوں کو ایک ہال میں پہنچایا۔ اور وہاں انہیں حکم دیا۔ کہ وہ اپنے ڈھیلے ڈھالے پاجامے اور کرتے اتار دیں۔ چلیاں پھینکیں اور گڑیاں کھول دیں۔ مگر بند نکال دیں۔ اور سیاہ فریک پتلون اور کورٹ پہنیں۔ اور سر پہنئے فیشن کی افغانی ٹوپی رکھیں۔

جب اس قدر تغیر کیا جا چکا۔ تو ہر جیسی نئے ایک اور قدم گئے پڑھایا۔ اور وہ یہ کہ حجام بلائے گئے۔ اور جو لوگ آمادہ ہو سکے ان کی ڈاڑھیاں یا تو بالکل صاف کرادی گئیں۔ یا چھوٹی کرادی گئیں۔

افغانستان کی سرزمین میں یہ تغیر کوئی معمولی تغیر نہیں ہے بہت بڑا تغیر ہے۔ اور جہاں روز بروز اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اور ارکان حکومت کے علاوہ رعایا اس بارے میں دلچسپی لے رہی ہے وہاں اس سے یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ بیچارے مولوی ملائے اپنی عاقبت اسی میں سمجھتے ہیں۔ کہ دم بخود ہو کر بیٹھے رہیں۔ اور چشم ہیرت سے ان حالات کو دیکھیں۔ اسی حالت میں بھی چونکہ ان کی طرف سے پورا اطمینان نہیں۔ اس لئے شاہ کابل نے نہایت دور اندیشی سے یہ قانون بھی نافذ فرما دیا ہے۔ کہ کوئی ملا بقیہ لائسنس حاصل کیے کسی

حکمران کو عطا نہ کرے۔

یورپین طریق عمل کی تقلید میں خواہ کتنے ہی خطرات پنہاں ہوں۔ لیکن جاہل اور کوتاہ اندیش ملاؤں کے قبضہ سے لوگوں کا آزاد ہونا ایک خوش کن بات ہے۔

### ۱۶۱ مسلمانوں میں بے روزگاری

پنجاب کے محکمہ پولیس کی شائع شدہ رپورٹ منظر ہے۔ کہ آج کل کے رنگروٹ کانسٹیبلوں میں انٹرنس پاس نوجوانوں کی کافی تعداد موجود ہے۔ اور کئی ایک ایف اے کی سند بھی رکھتے ہیں ایک صاحب گرجواٹ بھی ہیں۔

ہندوؤں کی طرف سے بار بار یہ شور مچایا گیا ہے۔ کہ پنجاب پولیس کے جو نیر ملازمین میں ہندوؤں کا عنصر بہت کم ہے۔ اور گورنمنٹ نے اس شکایت کو رفع کرنے کے لئے ہمیشہ آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ چنانچہ گذشتہ سال فسادات لاہور کے موقع پر جب ہندوؤں نے یہی داویا کیا۔ تو گورنمنٹ نے ہندو نوجوان پولیس میں بھرتی کرنے کے لئے طلب کئے لیکن باوجود اتنی آمادگی کو شش کے ان پڑھ ہندو نوجوان بھی کانسٹیبل بھرتی ہونے پر رضامند نہ کئے جاسکے بات یہ ہے۔ ہندو چونکہ تجارت کا کوئی اونٹ سے اونٹے کام کرنے میں بھی عار نہیں سمجھتے۔ اور نہایت معمولی سرمایہ سے معقول آمدنی پیدا کر لیتے ہیں۔ مگر مسلمان دوکان پر بیٹھ کر یا بازار میں کوئی فروخت کی چیز لے کر بیٹھنے کو باعث ذلت خیال کرتے ہیں اس لئے انہیں معمولی مشاہروں پر ملازمت کر کے زندگی کے دن پودے کرنے پڑتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ ہندو عام طور پر مسلمانوں سے زیادہ خوشحال اور مالدار ہیں۔

کاش مسلمان تجارت کی طرف متوجہ ہوں جو ایسا شریفانہ پیشہ ہے۔ کہ خود بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک وقت اسے اختیار کیا۔ اور آپ کے بڑے بڑے جلیل القدر صحابی اس پر عمل پیرا رہے۔

### پنجاب پولیس میں تعلیم یافتہ نوجوان

میساکہ پہلے ذکر آچکا ہے۔ پنجاب پولیس میں اب تعلیم یافتہ نوجوان بطور کانسٹیبل بھرتی ہو رہے ہیں۔ اگرچہ یہ امر اس پہلو سے افسوسناک ہی ہے۔ کہ پنجاب میں بے کاری نے نوجوانوں کو نہایت قلیل تنخواہوں پر معمولی ملازمتیں کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ لیکن ایک طرح خوش فہم بھی ہے۔ پولیس میں عام طور پر غیر تعلیم یافتہ اور اُچھلے لوگ بھرتی کئے جاتے ہیں۔ اور چونکہ وہ اچھی طرح تربیت یافتہ نہیں ہوتے۔ اور شرفار سے معاملات کرنے کا موقع انہیں بہت کم ملتا ہے۔

Vertical text on the left margin: کابی ملاؤں کے قبضہ سے لوگوں کا آزاد ہونا ایک خوش کن بات ہے۔

اس لئے وہ ان لوگوں سے جنہیں پولیس سے واسطہ پڑتا ہے۔ کوئی اچھا سلوک نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ عام طور پر پولیس کو لوگ اپنا خیر خواہ سمجھنے کی بجائے ایک ہوا سمجھتے ہیں۔ اگر پولیس میں تعلیم یافتہ ہونگے تو ایک طرف تو پبلک کے ساتھ عمدہ سلوک کریں گے۔ دوسری طرف اپنے فرائض عمدگی سے بجالا کر پبلک میں محکمہ پولیس کی عزت قائم کرینگے۔

### غربیہ وستان کی فضول خرچی

ہندوستان اس قدر مفلس اور نادار ملک ہے۔ کہ اس میں اوسط آمدنی فی کس ایک آن سے بھی کم ہے۔ لیکن باوجود اس غربت افلاک کے ہندوستانیوں کی فضول خرچی اور تضحیح اسواں کا یہ عالم ہے۔ کہ ۱۹۲۶-۲۷ء میں غیر مالک سے ایک ارب اسی کروڑ گز کپڑا مالیتی ۵۵ کروڑ روپیہ ہندوستان میں فروخت کے لئے آیا۔ اس کے علاوہ ۱۹۲۶ء میں ۲۱۲۸۴۵۴۲ روپے کا تباکو۔ ۴۶۵۵۴۶ روپے کے کھیلونے۔ ۳۰۵۹۲۵۶ روپے کے جوتے۔ ۳۰۶۴۳ روپے کے جواہرات اور ۱۳۸۳۶۴۲۲ روپے کا صابن ہندوستان میں صرف برطانیہ سے بھیجا گیا۔

ان اعداد و شمار سے ظاہر ہے۔ کہ ہندوستان میں باوجود غربت اور افلاس کس قدر روپیہ فضول اشیاء مثل تباکو کھلونے اور صابن وغیرہ پر خرچ کیا جا رہا ہے۔ اور ایسا کرنے والے ہندوستانی یہ مطلقاً نہیں سوچتے۔ کہ ان کے لاکھوں کروڑوں بھائی بند اور برادران وطن پیٹ بھرنے کے لئے چنے اور تن ڈھانکنے کے لئے چیتھڑا تک مہیا نہیں کر سکتے۔

ہندوستانی جب تک تجارت میں ترقی کرنے کے ساتھ کفایت شعاری اور ذکاوت کی اشیا کی حوصلہ افزائی کرنا نہیں سیکھتے۔ یہ ملک تہذیبیت اور عقائد کے لحاظ سے بہت ترقی یافتہ ہے۔ لیکن جب تک وہ مسلمانوں کو تنہا چھوڑنے کا موقعہ نہ دیں گے۔ وہ ایسے کبھی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔

### عمر بے العین اور مقبرہ ہشتی

پیغام عشق کے آخری ہی نمبر میں لکھا گیا ہے۔  
حضرتنا قدس مرزا غلام احمد صاحب قادری نے .....  
... جہاں تبلیغ و اشاعت دین کو جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض تھی۔  
..... وہاں مستقل مہاجر چندے اور اپنے اموال کے لیے حصہ یا کم آنا بلکہ کوشاقت و تبلیغ دین کے لئے وصیت کرتے اور اسے اشاعت اسلام میں خرچ کرنے کی تاکید فرمائی گئی۔  
لیکن کیا اہل پیغام تباہتے ہیں۔ کہ حضرت سید موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے اس ارشاد پر وہ عمل پیرا ہیں۔ یہ تو انہیں معلوم ہی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسی وصیت کو مقبرہ ہشتی سے متعلق قرار دے کر لکھا ہے۔

چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بڑی بشارتیں مجھے ملی ہیں۔ اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا۔ کہ یہ مقبرہ ہشتی ہے۔ بلکہ یہ بھی فرمایا۔ کہ انڈیا میں کھلی رحمت ہے۔ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے۔ اور کسی قسم کی رحمت نہیں۔ جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔ اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا۔ کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دئے جائیں۔ کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں۔ جو اپنے صدق اور کامل راستبازی سے ان شرائط کے پابند ہوں۔ سو وہ تین شرطیں ہیں۔ اور سب کو بجالانا ہوگا۔ اور سجدہ ان تین شرائط کے درمی شرط یہ ہے۔ کہ پلے یا کم از کم پلے حصہ جاؤ اور کسی وصیت کی جائے۔ لیکن بات یہ ہے۔ کہ اگر یہ لوگ وصیت کر کے اپنے لئے مقبرہ ہشتی میں جگہ حاصل کر لیتے۔ تو خدا تعالیٰ کا یہ کلام جو حضرت سید موعود کے ذریعہ نازل ہوا۔ کس طرح پورا ہوتا۔ آپ فرماتے ہیں:-  
" اس وقت کے امتحان سے بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص چھوٹے

درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا۔ دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائینگے اور نہایت ہو جائیگا۔ کہ سمیت کا اقرار انہوں نے سچا کر کے دکھلا دیا ہے اور اپنا صدق ظاہر کر دیا۔ بیشک یہ انتظام منافقوں پر گراں گزریگا اور بعد موت وہ مردہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہو سکیں گے۔ فی قلوبہم مرضی فرزاہم اللہ - رضا " ●  
اگر غیر باعین ایسی ایک مسئلہ پر غور کریں۔ تو وہ باسانی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ حضرت سید موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیصلہ کے مطابق وہ کہاں تک راہ راست پر ہیں۔

### ہندوستانی نوجوانوں کی تباہی انگلستان میں

مغربی مہاجر حکم کے ایک رنگارنگے ان ہندوستانی نوجوانوں کے جو لایت تعلیم حاصل کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ لیکن ان میں سے بہت سے عشق و عسرت میں پڑ کر تباہ ہو جاتے ہیں۔ نہایت دردناک حالات شائع کر رہے ہیں اور لکھا ہے۔ کہ تمام ہندوستانیوں اور خاص کر والدین کے ساتھ یہ بیان کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ یہاں بہت سے ایسے مہاجر اہل ہیں۔ جن کا بغیر کسی سرپرست کے رہنا محض شرم ہے۔

اس میں خرابی کلام نہیں۔ کہ نوجوانوں کے وراثت کی آبادی کے اثرات سے متاثر ہو کر تباہ و برباد ہونے کے واقعات اس کثرت سے رونما ہو رہے ہیں۔ کہ تمام ان والدین کو جو اپنے بچوں کو حصول تعلیم کی خاطر ولایت بھیجا جا رہے ہیں۔ انکا لحاظ کفایت نامیت ضروری ہے۔ اور خاص کر مسلمان والدین کو تو ضرور ہر امر کی کوشش کرنی چاہیے۔ کہ مقبرہ اور قابل ذوق اصحاب اللہ کے

بچوں کی سرپرستی منظور کر لیں۔ اور اس امر کا قابل اطمینان انتظام کر لیں۔ کہ بچوں کو بھیجا جائیے۔

اگرچہ ہمارے مبلغین تقسیم انگلستان کو تبلیغی امور کی وجہ نہایت مصروفیت کی زندگی بسر کرتا ہوتی ہے۔ لیکن قوم کے نوجوانوں کو کارآمد بنانا بھی ایک بہت ضروری اور اہم کام ہے۔ اس لئے اگر ان سے اس بارے میں امداد کی خواہش کی جائے۔ تو امید ہے۔ وہ دریغ نہیں کریں گے۔

### لاوارث عورتوں اور بچوں کی حفاظت

کچھ عرصہ پہلے حضرت امام جماعت احمدیہ نے مسلمانوں کو ان لاوارث عورتوں اور بچوں کی حفاظت کی طرف توجہ دلائی تھی۔ جو کسی کسب سے گھر سے بے گھر ہو جاتے یا کسی اتفاقی حادثہ کی وجہ سے لاوارث رہ جاتے ہیں۔ اس بات کی ضرورت روز بروز زیادہ پڑھ رہی ہے۔ کیونکہ ایسی عورتوں اور بچوں کو اپنے قبضہ میں کرنے کا آریہ سماجیوں نے وسیع مجال پھیلایا ہوا ہے۔ اور آئے دن اس قسم کے افسوس ناک واقعات ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ معاصر الامان دہلی نے دہلی کا ایک تازہ واقعہ شائع کیا ہے۔ جو یہ ہے:-

درسمات نتھیاز وجہ منشی خاں ساکن ضلع گڑگانوال اپنے ایک رشتہ دار کے یہاں گلی سوساں فراش خانہ میں آئی تھی۔ اس کے ساتھ تین نابالغ لڑکے تھے۔ جن میں سے سب سے بڑے کی عمر ۸ سال کی ہے۔ آریوں نے اس کو درغلابا۔ اور جبراً نیا بانا آشرم یا کسی اور مقام میں اشدھ کرنے کے نام سے اس کو بند رکھا۔ آخر یہ کسی طرح سے وہاں سے نکل کر آگئی۔ اور تھکانہ حوض قاضی میں رپورٹ لکھانے گئی۔ تو بعض ہندو سپاہیوں نے اسے دھمکایا۔ اور تین گھنٹے تک اسے جھانے رکھا۔ کہ کسی طرح یہ واپس چلی جائے۔ یہاں تک کہ جب لڑکے کو توالی لئے۔ تو اس غریب کی رپورٹ درج ہوئی۔ اب صدر کو توالی میں تحقیقات ہو رہی ہے۔ اور نئے بائس کے کئی ہندوؤں کو بلایا گیا ہے۔  
(۲۳ اگست ۱۹۲۸ء)

اسی قسم کے ایک واقعہ کا بھی اسی پرچہ میں ذکر کیا گیا ہے۔  
جہاں ہم آریہ سماجیوں کی اس قسم کی شرناک حرکات کے خلاف آواز بلند کرتے ہوئے حکام کو ان کی پوری مگرانی کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ وہاں مسلمانوں سے بھی یہ کتنا چاہئے ہے۔ کہ خواب غفلت سے بیدار ہوں۔ اسلام کی تبلیغ کے ذریعہ غیر مذاہب کے افراد کو مسلمان بنانا تو بڑی بات ہے۔ مسلمان عورتوں اور بچوں کو تو غیر مسلموں کے پنجہ ظلم و ستم سے بچانے کا انتظام کریں۔ ہر بڑے شہر اور قصبہ میں ایسی مجلسیں مقرر کریں۔ جن کے ممبر لاوارث عورتوں اور بچوں کی حفاظت کے فرائض انجام دیں۔

# پنجاب یونیورسٹی کے دیوبندی ممتحن

اس سال پنجاب یونیورسٹی کی مولوی فاضل کلاس کا جو امتحان انجام ہوا۔ اس کے متعلق ہم قبل ازیں اخبار ریخ وصال لکھ چکے ہیں۔ اجاب ہاجردیوبند بھی اس بارے میں ہمارے ساتھ متفق ہے۔ اور چونکہ وہ مقامی لحاظ سے ان اصحاب کی شخصیت کے متعلق کافی واقفیت رکھتا ہے۔ جو مولوی فاضل کلاس کے بعض پرچے دیکھتے ہیں۔ اس لئے اس کی رٹنا خاص قیمت لکھتی ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے "پنجاب یونیورسٹی کے مولوی فاضل کلاس کے متعلق عرصہ سے یہ شکایت ہے۔ کہ اس کے نتیجے میں نہایت سخت گیری کی جاتی ہے۔ اور سال بھر ان کا نتیجہ تو اس درجہ یا سوس کن اور غیر آئی ہے کہ اس سے یونیورسٹی کی ذمہ دارانہ حیثیت پر کاری ضرب لگتی ہے۔ اس مصیبت کا کیا ٹھکانا ہے کہ کچھ پڑکوں میں صرف ہندو کا میاں ہوئے ہیں۔ اور سند نوازی کی اس انصورتی ک قلت کے باوجود کیفیت کی یہ حالت ہے کہ ہندو طالب علموں میں اکثر تھوڑا ڈرتیرن کے قعر مذلت میں پھینک دئے گئے ہیں"

"یونیورسٹی اور اس کے ممتحنین کے لئے تو بہر کیف مقام شرم ہے۔ غریب مفلس بچوں کا اس بیدردی سے گلا گھونٹنا کہا کی انسانیت ہے۔ کیا وہ اپنی سادہ لوحی سے بہت سا رویہ بہت سا دقت۔ بہت سادہ صحت اس لئے صرف کرتے ہیں۔ کہ ان کی یہ تمام صدمہ و جد حضرات ممتحنین کی جبین ناخدا تری کی شکستوں میں سپرد فنا ہو جائے"

اس کے بعد اس نے لکھا ہے :-

"دارالعلوم دیوبند کے ایک بزرگ بھی یونیورسٹی کے ممتحنین میں شامل ہیں۔ اور غالباً ادب و دینیات کے دو پرچے آپ کی تحویل میں ہیں۔ ان کی خدمت میں ہماری مؤدبانہ گزارش ہے۔ کہ وہ اپنے بچوں کی نہایت ہی سخت پیکر گوئی سے کم یونیورسٹی کیلئے ڈھیلا چھوڑ دیں۔ ہمارے خیال میں ان کی نیکر آنہ تلخ مزاجی دارالعلوم کے احاطہ تک ہی محدود رہنی چاہئے"

یہ بھی اعلان کیا ہے۔ کہ حدیث کا پرچہ بھی ایک اور دیوبندی بزرگ دیکھا کرتے ہیں۔ دیوبندیوں کا دیگر فرقوں کے مسلمانوں سے کینہ اور عداوت محتج بیان نہیں اور ذمہ دارانہ حدیث پرچہ میں ان کے سوالات دیکھتے ہیں جن کے جواب ان کے خیالات کے مطابق نہ ہوں۔ اور طالب علم حدیث کی اعلیٰ قابلیت رکھنے کے باوجود صرف اپنے عقیدہ کے مطابق تشریح کرنے کی وجہ سے کامیاب نہ ہو سکیں۔ اس وجہ سے ہم یونیورسٹی کو اس نہایت اہم امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ عربی کے ایسے پرچے جن میں مختلف فرقوں کے عقائد کا سوال پیدا ہوتا ہو کسی غیر متعلق اور منفعت مزاج عربی کے عالم کے سپرد کرے تاکہ بہت سے طلباء کی زندگیوں کی مصیبت سے تباہ ہونے سے محفوظ رہیں

# اشارا ۱۷۲

خواجہ کمال الدین صاحب ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور اب تو ان کی بیماری بقول ان کے نہایت خطرناک صورت اختیار کر چکی ہے۔ ایسی حالت میں ہر شریف انسان کے دل میں ان کے متعلق ہمدردی کے جذبات پیدا ہوں گے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ خواہش ہوگی۔ کہ اگر ان کی تکلیف دور کرنے میں کسی طرح کچھ کیا جاسکے۔ تو اس سے بھی دریغ نہ کیا جائے۔ لیکن ان کے دل دوست اور وہ دوست جن کی شہرت اور جن کے کاروبار کی سرسبزی کلیتہً خواجہ صاحب کی رہن منت ہے۔ ان سے وہ سلوک کر رہے ہیں۔ جو ایسی حالت میں بدترین دشمن بھی اپنے دشمن سے نہ کرے گا :-

اس انصورتی کا ذکر خواجہ صاحب نے جن دردناک الفاظ میں کیا ہے۔ وہ یاران بے وفا کی سردمہری اور بے مردتی کی عبرت ناگ تصویر آنکھوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ خواجہ صاحب ان لوگوں کی ایذا رسانی اور تکلیف دہی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"اصل میں تو یہ میرے مخلص اصحاب ناسلموں جو ہا کی بنا پر میری موت کی تمنا کر رہے تھے۔ لیکن گذشتہ مئی میں جب میرے طبی مشیر نے ان لوگوں کی امیدوں کے خلاف یہ رسوا ظاہر کی۔ کہ گرمیری صحت نازک حالت میں ہے۔ لیکن اصل خطرہ باقی نہیں رہا۔ تو انہوں نے مجھ پر بھلائیے جس سانی موت کے اخلاقی موت دار کرنے کی سازش کی۔ اور اخلاقیات میں مجھ پر چھوٹے الزامات لگا کر ایک باقاعدہ جنگ جاری کر دی"

الزامات چھوٹے ہوں یا سچے۔ ان کے لئے مولوی محمد علی صاحب کی رائے اور مشورہ سے ان لوگوں کا دعویٰ ہے کہ وہ کوئی کام بغیر مشورہ نہیں کرتے۔ جو موقع منتخب کیا گیا ہے۔ وہ ان لوگوں کے مفاد کے لحاظ سے خواہ کتنا ہی موزوں ہو۔ لیکن شرافت اور انسانیت کے لحاظ سے نہایت ناپسندیدہ بلکہ شرمناک ہے۔

مکن ہے خواجہ صاحب کے یہ مخلص اصحاب آپس جو موقع انہوں نے خواجہ صاحب کے کیریکویر بدنام کرنے اور ان پر اخلاقی موت دار کرنے کی سازش کرتے ہوئے منتخب کیا۔ اسے ناموزوں قرار دینا۔ اور ان کی مجبوریوں کا کچھ خیال نہ کرنا ایک طرف فیصلہ ہے۔ ذرا

انتسابی دیکھ لیا جاتا کہ جس شخص کی موت کا نہایت مینشی کیا انتظار کیا جا رہا ہو۔ وہ اگر باوجود یا بیطیس اور سل کے دوہرے حملہ کے انتناخت جان واقع ہو۔ کہ سالہا سال میں بیمار ہو کر ضلالہ نہ صرف زندہ رہے۔ بلکہ صحت کی طرف قدم بڑھانا شروع کر دے۔ تو انتظار کرنے والوں کی کیا حالت ہونی چاہئے۔ اور پھر جب کہ ان مخلص اصحاب میں ہمت کے جتنے ڈاکٹر ہیں۔ بقول ڈاکٹر یعقوب صاحب ذہ خواجہ صاحب موجودہ تکلیف بیماری سے نجات دلانے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔ اپنی کوشش میں ناکام رہے۔ تو کیوں ان پر ریخ وصال کا کوہ گرا نہ گرا پڑتا۔

یونیورسٹی ہے۔ لیکن جہاں اتنا عرصہ پہلے انتظار کی رحمت گوارا کی گئی تھی۔ وہاں کچھ عرصہ اور صبر سے کام لیتے تا خواجہ صاحب کو جیتنے کی ایسا دردناک بیان نہ شائع ہوتا جس پر پھر کلیجہ اہل جاہل

خواجہ صاحب کو اپنے ان مخلص اصحاب کے سلوک سے بے قدر صدمہ ہوا۔ وہ تو اسی سے ظاہر ہے۔ کہ انہیں جس قدر صحت ہوئی تھی۔ وہ سب جاتی رہی۔ اسلذا احتیاج قلب اور ضعف دل کی علامات شروع ہو گئیں اور خواجہ صاحب کے متعلقین کو بھی ریخ ہونچنا لازمی امر ہے۔ لیکن جن لوگوں نے اپنے روحانی پیشوا اور اس کے خاندان سے جس کے ہرزہ کے متعلق خدا تعالیٰ کی نشانیں موجود ہیں۔ شرمناک غداری کی ہو۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ جو کچھ بھی کریں۔ کم ہے۔

"پیغام" نے الفضل کی نقل میں ایک خاص نمبر شائع کرنے کا اعلان کر دیا۔ (اس نمبر کی نقل کا جو حشر ہوا۔ اس کا کسی قدر ذکر پہلے آچکا ہے۔ لیکن اس کیلئے یہ بھی ضروری تھا۔ کہ جیسے ہوں پیغام کی خوش قسمتی سے میلاد النبی کی مجلسوں کی تقریب نزدیک تھی۔ جس میں اس موقع پر جلسوں کا اعلان کر دیا۔ اور فائدہ یہ سمجھا۔ کہ اس موقع پر جلسہ تو ہوتے ہی ہیں انہیں اپنی تحریک کا نتیجہ قرار دے لیا جائے گا۔ لیکن ان ہی دستاں سمت کو اس داؤد بیچ سے بھی کچھ نہیں ہاتھ آیا۔ انکی تحریک جیسے منعقد ہونے تو الگ رہے۔ تین چار مقامات کے سوا آپس ان کے کسی آدمی کو لکیر دینے کا موقع بھی نہیں ملا۔ باوجود اس کے ڈھٹائی کا یہ عالم ہے۔ کہ "پیغام" طوں عرض ہند میں شاندار جلسے کا سہارا بن کر لکھتا ہے۔ ہر مقام پر مقامی اصحاب نے سیکرٹوں کا احاطہ کیا۔ جن کی تفصیل بعد میں درج کی جائیگی۔

معلوم نہیں بعد سے پیغام کی کیا مراد ہے۔ کیونکہ اس اعلان کے بعد جو پرچہ شائع ہوا ہے۔ اس میں تفصیل تو الگ رہی۔ ان شاندار جلسوں کا کچھ ذکر بھی نہیں۔ جو بقول پیغام طوں عرض ہند میں منعقد ہوئے۔

ہاں راد اپنڈی کے جلسے کا دو سہری بار ذکر کیا گیا ہے۔ اور یہ وہ جلسے جس میں ایک چھوٹے سے سانپ نے نکل کر قیامت برپا کر دی تھی۔ اور

یہ تمام جملے جو باقی صفحہ پر درج ہیں ان کی تصدیق اور تردید کے باعث اس طرح سر اسٹیم ہو کر ہمارے سامنے آئے ہیں۔ یہ پیغام جس نے کھوسے اور عداوت کے باعث اس طرح سر اسٹیم ہو کر ہمارے سامنے آئے ہیں۔ یہ پیغام جس نے کھوسے اور عداوت کے باعث اس طرح سر اسٹیم ہو کر ہمارے سامنے آئے ہیں۔ یہ پیغام جس نے کھوسے اور عداوت کے باعث اس طرح سر اسٹیم ہو کر ہمارے سامنے آئے ہیں۔ یہ پیغام جس نے کھوسے اور عداوت کے باعث اس طرح سر اسٹیم ہو کر ہمارے سامنے آئے ہیں۔



# بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ خطبہ

## اشاعت اسلام کے

## بیش از پیش قیام کرنا

## از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۷ ستمبر ۱۹۲۸ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے

### دین کی اشاعت

کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اور احمدیوں کی مثال چوکیداروں کی ہے جو حفاظت کے لئے مقرر کئے جاتے ہیں۔ چوکیداروں کا یہ کام نہیں ہوتا کہ وہ اس امر پر شکوکہ کریں کہ دوسرے لوگ ان کے ساتھ ملکر پہرہ نہیں دیتے۔ چوکیدار مقرر ہی اس لئے کئے جاتے ہیں۔ کہ پہرہ دیں۔ اور لوگوں کو جان و مال کی حفاظت کریں۔ اسی طرح ہماری جماعت کو اس معاملہ میں کسی

### شکوہ کی گنجائش نہیں

یا گنجائش نہیں ہونی چاہیے۔ کہ باقی لوگ اسلام کی اشاعت کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اگر ساری کی ساری دنیا اشاعت اور

### حفاظت اسلام سے غافل

ہو جائے۔ اور عملاً غافل ہے۔ تب بھی ہماری جماعت کے لوگوں کا فرض ہے۔ کہ اسلام کی حفاظت کریں۔ اور لوگوں کو اسلام کی طرف بلائیں۔ لیکن حقیقت کے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہماری جماعت کے لوگوں سے ہی کہہ سکتے ہیں۔ قرآن کریم میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ خاستقم کما امرت ومن تاب معک۔ کہ تم اشاعت اسلام کے کام پر قائم ہو جاؤ۔ اور وہ جو تمہارے ساتھ اس کام میں شامل ہوئے ہیں۔ پس جو لوگ ساتھ

شامل ہوں۔ ان پر ہی حق ہو سکتا ہے۔ دوسروں کی اپنی مرضی ہوتی ہے۔ کہ اگر وہ اپنے فوائد اس میں دیکھیں۔ اور ان کا پی جا، تو شامل ہو جائیں۔ پس ہماری جماعت کو کبھی خیال بھی نہیں ہونا چاہیے۔ کہ دوسری قومیں کیا کر رہی ہیں۔ اور کیا نہیں کر رہیں۔ اسلام کے متعلق ہمیں خدا تعالیٰ کے سامنے جوابدہی کرنی ہے۔ مذہب کسی پارلیمنٹ سے تعلق نہیں رکھتا۔ کہ اس کے سامنے قومی طور پر ہمیں جواب دینا ہو۔ مذہب میں ہر شخص

### علیحدہ علیحدہ ذمہ داری

عائد ہوتی ہے۔ اس لئے جس طرح غیر جماعت لوگوں سے امداد کے لئے کسی قسم کی توقع رکھنا ناجائز ہے۔ اسی طرح مذہب پر بھی اجازت نہیں دیتا۔ کہ آپس میں ایک دوسرے کے متعلق یہ کہیں۔ کہ یہ فلاں کام ہے۔ ہمارا نہیں ہے۔ اسلام نے شرک کو بالکل مٹا دیا ہے۔ اور انسان اور خدا کے درمیان سے ہر چیز کو ہٹا دیا ہے۔ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو دنیا میں

### نبیوں کی عظمت

قائم کرتا ہے۔ عیسائی ہیں۔ نوروہ نبیوں کے گناہ گناہ اور انہیں کمزوریوں سے پریشان ہے۔ ہندو ہیں۔ تو وہ کئی قسم کے گناہ رد عافی راہ نمائوں کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ یہی حال دوسرے مذاہب کا ہے۔ لغت اسلام ہی ہے۔ جو یہ کہتا ہے۔ کہ خدا کے نبی معصوم ہوتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے کہ اسلام ہی ایسا مذہب ہے۔ جو نبیوں کی عظمت قائم کرتا ہے۔ اسلام ہی یہ بھی کہتا ہے۔ کہ

### انبیاء کی بعثت

اس لئے نہیں ہوتی۔ کہ وہ خدا اور انسان کے تعلق میں رک بن جائیں۔ خدا اور بندے کے درمیان حائل ہو جائیں۔ بلکہ ان کو ہادی اور راہ نما قرار دیتا ہے۔ اور انہیں ایسا ہی بتاتا ہے۔ جیسا کہ پیچیدار رستہ پر راہ نمائی کرنے والے کھڑے کر دئے جائیں۔ وہ رستہ بند کرنے کے لئے کھڑے نہیں ہوتے۔ بلکہ رستہ دکھانے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ

### بندہ اور خدا کے درمیان

ردک نہیں ہوتے۔ بلکہ خدا سے ملانے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ اب قابل غور بات یہ ہے کہ جب انبیاء و انبیاء ہمارے اور خدا کے درمیان کھڑے نہیں ہو سکتے۔ بلکہ ہمارا براہ راست خدا تعالیٰ سے تعلق ہے۔ تو ہمارا ہی کوئی بھائی جو دین کے معاملہ میں مست ہو وہ ہمارے راستہ میں کس طرح ردک بن سکتا ہے۔ پس جو شخص یہ خیال کرتا ہے۔ کہ فلاں جماعت جب سستی اختیار کئے ہوئے ہے۔ تو ہم دین کے کام میں کیوں حصہ لیں۔ سخت ناروا فعل کرتا ہے۔ ہمیں کسی کی سستی کی طرف نظر نہیں کرنی چاہیے۔ بلکہ جو لوگ چست ہوں۔ ان کی طرف دیکھنا چاہیے

### مومن کی نظر

نیچے کی طرف نہیں جاتی۔ بلکہ اونچائی کی طرف جاتی ہے۔ وہ یہ دیکھتا ہے۔ کہ مجھ سے زیادہ نیچی کرنے والے کون ہیں تاکہ میں ان سے آگے بڑھنے کی کوشش کروں۔ یہ نہیں دیکھتا کہ پیچھے رہنے والے کون ہیں۔ تاکہ میں بھی ان کے ساتھ پیچھ رہوں۔ قرآن کریم میں مومنوں کا نام سابقون رکھا گیا ہے۔ یعنی ایک دوسرے سے مقابلہ کر کے آگے بڑھنے کی کوشش کرنے والے۔ کہیں قرآن نے یہ نہیں کہا۔ کہ مومن پیچھے رہنے والے ہوتے ہیں۔ بلکہ یہی کہا ہے۔ کہ مومن ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس

### ہر مومن کو یہ دیکھنا چاہیے

کہ کون کون سے لوگ چست ہیں۔ تاکہ ان سے آگے بڑھنے کی کوشش کی جائے۔ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت میں بڑھا ہوا ہے۔ تو اس کی طرف دیکھے۔ اور اسی کی طرح خود عبادت میں ترقی کرنے کی کوشش کرے۔ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت میں بڑھا ہوا ہے۔ تو اس کی طرف اس لئے دیکھے۔ کہ میں بھی اسی طرح دین کی خدمت کروں۔ اگر کوئی جان کی قربانی میں بڑھا ہوا ہے۔ تو اس کی طرف اس لئے دیکھے۔ کہ میں بھی اس کی طرح ترقی کروں۔ اگر کوئی مالی قربانی میں بڑھا ہوا ہے۔ تو اس کی طرف اس لئے دیکھے۔ کہ میں بھی مالی قربانی میں بڑھوں۔ غرض مومن یہ دیکھتا ہے۔ کہ کون کون کس کس بات میں چست ہے۔ نہ یہ کہ کون کون مست ہے۔

مگر میں نے دیکھا ہے۔ کئی لوگ بعض کو آپ ہی بڑا قرار دے لیتے ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں۔ فلاں بڑے آدمی میں یہ

### دین کے لحاظ سے بڑا

یہ کمزوری ہے۔ ہم کیا کریں۔ میں کہتا ہوں وہ ہے جسے خدا بڑا قرار دیتا ہے۔ اگر دین میں بھی بڑا ہے جس کے پاس مال و دولت زیادہ ہو۔ یا علم زیادہ ہو۔ تو پھر دین اور دنیا میں فرق کیا رہا۔ دین میں بڑا وہی ہے۔ جو بڑا عبادت ہے۔ اور جو عبادت ہو۔ اس کے متعلق یہ کہنا۔ کہ وہ دین میں مست ہے۔ اس سے بڑھ کر جہالت کیا ہوگی۔ پس اول تو یہ کہنا۔ کہ فلاں دین کے لحاظ سے بڑا ہے۔ مگر مست ہے۔ یہی جہالت کی بات ہے۔ دینی لحاظ سے وہ بڑا ہو ہی کس طرح سکتا ہے۔ جو دین میں مست ہو۔ لیکن اگر کسی کے نزدیک جو بڑا ہے۔ وہ مست ہے۔ تو اسے اس کی طرف نہیں دیکھنا چاہیے۔ بلکہ ان کی طرف دیکھنا چاہیے۔ جو چست ہوں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا۔ اسلام میں کون سے خاندان بڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ وہی بڑے ہیں جو جاہلیت کے زمانہ میں بڑے تھے۔ بشرطیکہ تقویٰ میں بڑے ہوں

پس بڑائی وہی ہے۔ جسے انسان خدا تعالیٰ سے حاصل کرے۔ اور بڑائی وہی ہے جو آسان سے نازل ہو۔ جب یہ بڑائی ہے۔ تو جو سب سے زیادہ دین کی خدمت کریگا۔ دین کے لئے قربانی کریگا۔ وہی بڑا ہوگا۔ اور اسی کی تقلید دوسروں کو کرنی چاہیے۔

### پس میں دوستوں کو نصیحت

کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے اپنے مقام پر جا کر جماعتوں کو سنبھالنے اور حیرت بگانی کی کوشش کریں۔ ان میں زندگی کی روح پیدا کریں۔ اور انہیں بتائیں کہ مومن کا معیار آگے والے کی طرف دیکھنا ہوتا ہے۔ دنیا دار قربانی کرنے کے وقت پیچھے کی طرف دیکھتے ہیں۔ اور شکر کے وقت آگے کی طرف۔ قربانی کرنے کے وقت تو وہ یہ دیکھتے ہیں۔ کہ کون کچھ رہا ہے۔ تاکہ وہاں جا کھڑے ہوں۔ لیکن شکر کے وقت کہتے ہیں۔ فلاں فلاں کریں جن کو خدا نے سب کچھ دیا ہے۔ ہمیں کیا دیا ہے۔ کہ ہم شکر کریں۔ مگر مومن اس کے الٹ کرتا ہے۔ جب شکر کرنے کا وقت ہوتا ہے تو پیچھے کو دیکھتا ہے۔ کہ مجھ سے کم کسے خدا نے کچھ دیا ہے۔ اور مجھے کس کس سے زیادہ دیا ہے۔ لیکن جب قربانی کا موقع آتا ہے۔ تو آگے کی طرف دیکھتا ہے۔ کہ کس نے سب سے بڑھ کر قربانی کی ہے۔ میں بھی اسی طرح کروں۔ یہ ایک

### دبندار اور دنیا دار میں فرق

ہے۔ اور جب تک یہ احساس دل میں پیدا نہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت اس قدر نہ بڑھائی جائے۔ کہ جب قربانی کرنے کا موقع آئے۔ تو آگے کی طرف دیکھے۔ کہ کون کون بڑھ کر قربانی کرتے ہیں۔ اور جب شکر کا وقت آئے۔ تو پیچھے کی طرف دیکھے۔ کہ مجھ سے زیادہ کون کون تکلیف میں مبتلا ہیں۔ اس وقت تک نہ ایمان کامل ہوتا ہے۔ اور نہ آگے قدم بڑھانے کا موقع ملتا ہے۔

میں دیکھتا ہوں۔ کئی لوگ غریب ہوتے ہیں۔ لیکن چونکہ ان کے ہول کی آنکھیں کھلی ہوتی ہیں۔ اس لئے وہ پیٹھے پرانے کپڑوں میں بھی

### خدا کا شکر

کرتے اور خوشی محسوس کرتے ہیں۔ اور ایک وہ ہوتے ہیں۔ کہ لاکھوں روپے لگے مالک ہوتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے غم میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پشت بھی انسان کے دل سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور جہنم بھی دل سے ہی بہت لوگ ہوتے ہیں جن کے پیٹ میں روٹی کا ٹکڑا بھی نہیں گیا ہوتا۔ اور فاقہ سے ہوتے ہیں۔ لیکن منہ میں محبت اور شکر گذاری کے ساتھ

### لذیذ کھانوں سے بھی زیادہ مزا

لیتے ہوتے خدا تعالیٰ کا شکر کر رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح ان کے سائے جسم پر کپڑا نہیں ہوتا۔ اور جو ہوتا ہے۔ پھٹا پیرانا ہوتا ہے۔ مگر شکر ایسے محبت آمیز پیرائے میں کرتے ہیں۔ کہ گویا دنیا کی کوئی نعمت ایسی نہیں۔ جو انہیں میسر نہ ہو۔ ان کے مقابلہ میں وہ لوگ

ہوتے ہیں۔ جو اعلیٰ درجہ کے کپڑے پہنے ہوتے ہیں۔ سر سے پیر تک ایک تاشبہ ہوتے ہیں۔ مگر زبان پر دکھ اور تکلیف کا اظہار ہی ہوتا ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوا کہ جہنم بھی انسان کے اپنے دل سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ اور جنت بھی دل سے ہی۔ پس انسان

### دوزخی اور جنتی

اپنے اعمال سے ہی بنتا ہے۔ دنیا کے مال و اموال اسے کچھ نہیں بناتے۔ ایک بڑے سے بڑا بادشاہ اپنے آپ کو دوزخی محسوس کرتا ہے۔ لیکن ایک گدائے مینوا اپنے آپ کو جنت میں پاتا ہے۔

### بڑے بڑے بادشاہ

ہوتے ہیں۔ وہ اپنے سامنے بوتلوں میں پانی بھر داتے اور پھر ان پر ہریں لگواتے ہیں۔ اور ان بوتلوں سے نکال کر پانی پیتے ہیں۔ کھانا آتا ہے۔ تو پیٹے یا درچوں سے دوسرے نوکروں یا کتوں کو کھلاتے ہیں۔ بادشاہ سلامت بیٹھے انتظار کرتے ہیں۔ جب کچھ دیر گزر جاتی ہے۔ تب انہیں کھانا ملتا ہے۔ اب دیکھو ان کی بادشاہت کس کام کی۔ جبکہ ایک پل بھی انہیں آرام و اطمینان حاصل نہیں۔ ان کے مقابلہ میں

### رسول کریم صلعم کی زندگی

کو دیکھو۔ چاروں طرف آپ دشمنوں میں گھرے ہوتے ہیں۔ گھر میں مخالفت موجود ہے۔ یہودی پہلو میں بیٹھے ہیں۔ عیسائی ایک طرف شورش پر آمادہ ہیں۔ ایرانی حکومت دوسری طرف جان لینے کی کوشش کر رہی ہے۔ گناہ آپ کو کوئی فکر اور کوئی غم نہیں۔ صحابہ اپنے طور پر جاتے۔ اور آپ کی حفاظت کے لئے پیرے دیتے۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے لئے کوئی باڈی گارڈ نہیں رکھا تھا۔ کھاتے وقت آپ یہ نہ دیکھتے۔ کہ کون کھلاتا ہے حتیٰ کہ ایک یہود نے دعوت کر دی۔ اور کھانے میں زہر ملا دیا۔ آپ اس کے ہاں بھی کھانا کھانے کے لئے چلے گئے۔ جب آپ نے کھانے کے لئے لقمہ اٹھایا۔ تو خدا تعالیٰ نے آپ کو علم دیدیا۔ ایک صحابی پیٹے لقمہ کھا چکے تھے۔ وہ فوت ہو گئے۔

غرض آپ کی حفاظت کے کوئی سامان نہ تھے۔ خدا تعالیٰ ہی آپ کی حفاظت کرتا تھا۔ تو دوزخ وہی ہوتا ہے۔ جو انسان اپنے لئے آپ پیدا کرتا ہے۔ اور جنت بھی وہی ہوتی ہے۔ جو انسان اپنے لئے بناتا ہے۔ پس تم لوگ کوشش کرو۔ کہ

### اپنے لئے جنت پیدا کرو

اور وہ جنت یہی ہے۔ کہ انسان خدا تعالیٰ کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ دیکھو جس شخص کو یقین ہو کہ میں لڑائی میں نہیں مرد لگا۔ وہ لڑائی کرتے وقت نہیں ڈریگا۔ خواہ توپیں اور بمب ہی کیوں نہ پڑ رہے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے۔ جو جنتی ہو جاتا ہے۔ اس پر فنا نہیں آتی۔ پس جو اپنے آپ کو جنتی

سمجھتا ہے۔ وہ کسی قربانی سے نہیں ڈرتا۔ اور جو خدا کی راہ میں قربانی کرنے سے ڈرتا ہے۔ یقیناً اس کے دل کے کسی نہ کسی گوشہ میں دوزخ ہے۔ کیونکہ قربانی سے ہٹنا اسی بات کی علامت ہے۔

پس میں احباب کو ایک تو یہ نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اپنی اپنی جماعتوں میں جا کر تقویٰ و طہارت اور دین کے لئے

### قربانی کی روح

پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ زبانی الفاظ رٹنے سے کچھ نہیں بنتا ہم نے قرآن کریم کے حافظ ایسے لوگ دیکھے ہیں جن کی نہایت خطرناک حالت ہوتی ہے۔ ان کے مقابلہ میں ایسے بھی دیکھے ہیں جو صحیح الفاظ بھی ادا نہیں کر سکتے۔ لیکن تقویٰ و طہارت کے لحاظ سے

### اعلیٰ درجہ

پہ ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس ایک دفعہ ایک لکھنؤ کا آدمی آیا۔ آپ نے قرآن کریم کا ذکر کیا۔ تو کہنے لگا اچھے مسیح موعود بنے ہو۔ کہ حق اور ک میں کبھی فرق نہیں جانتے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال کو اذان دینے کے لئے مقرر کیا ہوا تھا۔ وہ جو بھبھشی تھے۔ اچھی طرح عربی الفاظ اذنا نہ کر سکتے تھے۔ اس لئے کئی لوگ ان پر ہنستے تھے۔ مگر آپ نے فرمایا

بلال کی آواز اللہ کو بڑی پیاری ہے۔ اگر کوئی شخص سامان قرآن پڑھتا رہتا ہے۔ لیکن اس کے دل میں کوئی اثر نہیں ہوتا۔ تو اسے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر کوئی

### ایک آیت

پڑھتا ہے۔ جو اس پر اثر کرتی ہے۔ تو وہ خدا کے قریب ہو جاتا ہے۔ آپ لوگوں نے قرآن کریم کو جو حصہ پڑھا ہے۔ اسے ضبط کریں۔ اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اور دوسروں سے عمل کرانے کی کوشش کریں۔ تاکہ جو مشکلات دین پر آرہی ہیں۔ وہ دور ہوں۔ اور خدا تعالیٰ اپنے نفس سے دین کی ترقی کے سامان پیدا کرے۔ اور ہماری کمزوریوں کی وجہ سے اس کے دین کو نقصان نہ پہنچے۔ دیکھو اگر کوئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے۔ تو

### ہماری ہی کمزوریوں کی وجہ سے

دیتا ہے۔ ورنہ سورج کو کون اندھیرا کہہ سکتا ہے۔ ہاں اگر اس پر کوئی پردہ پڑ جائے۔ تو اندھیرا ہو جاتا ہے۔ رسول کریم صلعم سورج ہیں انکو کون اندھیرا کہہ سکتا ہے۔ ہاں اگر مسلمان کمزوریوں سے پردہ ڈالیں تو اور بات ہے۔ پس آپ کی ذات لوگوں سے برا بھلا نہیں کہلاتی براہلانے والے مسلمانوں کے عمل ہیں۔

خدا تعالیٰ ہیں توفیق دے۔ کہ اسلام کی ترقی کیلئے ہر قسم کی قربانی کر سکیں۔ تاکہ رسول کریم کی شان پیلے سے بھی بڑھ کر ظاہر ہو۔ اور اسلام کا تارہ مدہم نہ پڑے بلکہ اور چمک اٹھے۔

۱۷۳

# ہندوؤں اور مخلوط انتخاب

## مخلوط انتخاب اور ہندو

ہم ریپٹ کے مداح اصحاب سے پوچھتے ہیں۔ مخلوط انتخاب سے ہندوؤں کو کیا فائدہ ہے۔ جو اس قدر شور و غل مچا رہے ہیں۔ کہ یہ ضرور ہونا چاہیے۔ اور اس کے لئے اس قدر قربانی اپنی قوم سے کر رہے ہیں۔ کہ صوبہ سرحد کو آئینی بنا رہے ہیں۔ اور سندھ کو اپنی عملی حکومت سے باہر نکال رہے ہیں۔ اس سوال کا جواب تمام تقریروں اور تقریروں میں دیکھ ڈالئے۔ سوائے اس کے کچھ نہ ملے گا۔ کہ متحدہ قومیت کے لئے فروری ہے۔ کہ انتخاب جداگانہ نہ ہو۔ کیوں نہ ہو اس لئے کہ دنیا میں کہیں یہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ درست ہے۔ لیکن سندھ و ستان میں مجبوری یہ اشد فروری ہے تمام دنیا کے طرف انتخاب کو دیکھو۔ کچھ نہ کچھ فرق ملے گا۔ کہیں عمریں برابر نہ ہوں گی۔ کہیں کچھ اور قیود ہوں گی کہیں دوسرے کو حق ہوگا تو عورتوں کو نہ ہوگا۔ اور ملا ہوگا۔ تو ابھی مقورے عرصہ سے۔ مثلاً انگلستان ہی کو لے لو۔ کہ کبھی جمہوری حکومت ہے۔ اور عورتوں کو حق کبھی ملتا ہے۔ کون نہیں جانتا۔ کہ یہ حق ابھی کچھ عرصہ سے ملا ہے۔ حالانکہ کئی صدیوں سے جمہوری حکومت ہے۔

ملاوہ انتخاب کے دوسرے قوانین اساسی میں بھی اختلاف نظر آئیگا۔ پس کیا یہ فروری ہے۔ کہ ہم مقامی حالات کو نظر انداز کر کے حصن اس لئے مخلوط انتخاب پر ملدرا مل کریں۔ کہ برٹش پارلیمنٹ یا امریکن کا اس کتنے سے متاثر ہو جائے۔ کہ ہندوستان کو پارلیمنٹری گورنمنٹ نہیں مل سکتی۔ کیونکہ وہ ایک قوم نہیں ہے۔ یہ کوئی دلیل ایسی نہیں ہے۔ جس کا جواب معقول طرح نہ دیا جاسکے۔ ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہمارا ملک مذہبی ملک ہے۔ اور مذہبی تبلیغ دن رات جاری ہے۔ مذہبی اختلافات سیاسی اختلافات سے بہت زیادہ اہم اور موثر ہوتے ہیں۔ کوئی ایسی زمانہ یاد کیجئے۔ اور مذہبی اختلافات کے کرشمے جنظ کی طرح حالانکہ وہ مذہبی اختلاف ایک ہی مذہب کے دو فرقوں میں تھا۔ نہ کہ دو مختلف مذہبوں میں۔ اچھا وہ تو بہت پرانی بات ہے۔ اور اب انگلستان کے فرزند بہت شائستہ ہو گئے ہیں۔ مگر ابھی ابھی آئرلینڈ کی جمہوریت کے لئے برلن گورنمنٹ انگلستان نے کیا نمونہ دکھایا۔ اور اس طرح کے پوسٹنٹ اور آئرلینڈ کے روٹن کیتھولک نے کیا کیا خونریزیاں نہیں کی ہیں۔ یہ مذہبی فرقوں کا اختلاف کیا آئرلینڈ کی جمہوریت پر موثر نہیں ہوا۔ اور مخصوص حقوق البتہ کو نہیں دئے گئے پھر اگر ہندوستان میں چار پانچ یا چھ مختلف مذہبوں کی تبلیغی کوششوں کو دیکھتے ہوئے مخلوط انتخاب کو اس وقت قائم نہ رکھا جائے۔ تو کیا

نقصان واقع ہو گا۔

## جداگانہ انتخاب کی ضرورت

تعداد کو گھٹا کر انھیں تلیل التعداد کر دیا جائے۔ ہم تو شروع ہی سے کہہ رہے ہیں۔ کہ یوپی اور مدراس یا جہاں جہاں مسلمانوں کی تعداد کم ہے۔ وہاں اپنی تعداد سے زیادہ نشستیں نہ لو۔ اگر اقلیت ایک تعلیم یافتہ اور منظم قوم کی اکثریت کے سامنے بیچ ہے۔ اور قطعی بے اثر ہے۔ تو ۱۲۔ فیصدی مسلمان ہوں۔ تو کیا اور ۳۳ فیصدی ہوں۔ تو کیا۔ اگر قابل ۱۴۔ آدمی جو قوم کی خاطر محبت در بخ اٹھانے والے ہوں۔ اور علم سے آراستہ ہوں۔ اور علم سیاسی کے ماہر و واقف ہوں۔ تو یقیناً وہ ۱۰۰ آدمیوں میں اپنے آپ کو ممتاز کر سکتے ہیں۔ اس کی موٹی سی مثال ہمارے سامنے مٹر گھٹے انجمنی کی موجود ہے کہ گورنمنٹ ہندو اپنی قوت اور مسلمانوں کی جماعت کے ہمبلی میں گھٹے پارٹی پر ہمیشہ غالب رہی لیکن یہ امر واقعہ ہے۔ کہ جو اس کا پیش کردہ بل ایک سال نامنظور کیا گیا دو تین سال بعد اسی گورنمنٹ نے خود پیش کیا۔ اور اس نے ہر بار گورنمنٹ کو جتایا۔ کہ

”آئینہ داناکند کند نادان۔ ایک بعد از خرابی بسیار“  
پس قابل انسان کے مقول دلائل گونا گئے جاتیں۔ مگر مخالفت کے دل میں سوراخ کر دیتے ہیں۔ مسلمان لیڈروں نے اس اصل کو کہ تعداد پر اقلیت اکثریت کا انحصار رکھا جائے۔ لکن گورنمنٹ نے ترفیع کو قبول کر کے ہر جگہ اپنی اقلیت کر لی۔ اور اپنی پھانسی کی رسی خود کس لی۔ بعد ازاں کو تالیف انھوں نے یو۔ پی یا مدراس یا بہار میں حاصل کر لیا جس کی خاطر پنجاب اور بنگال کو اگر اقلیت میں منتقل کر دیا۔ ساہوکارہ بل پنجاب کا جس طرح ہندو اکثریت کے ہاتھوں تباہ ہوا ہے۔ وہ ظاہر ہے پنجاب یونیورسٹی نے جو کیا ہے۔ اور کر رہی ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے ہائی کورٹ پنجاب کی شکایتیں طشت از بام کا مصداق بن چکی ہیں پس حقیقت صحیح ہی ہے۔ کہ تعداد مردم شماری کو کونسل کی نشستوں اور ہر انتخابی حکومت کی نشستوں کا اصول بنایا جائے۔ اور اس کی بنا پر نشستیں مقرر ہوں۔ ہندو۔ جہاں اکثر ہوں۔ اکثر رہیں۔ اور مسلمان جہاں اکثر ہوں۔ اکثر رہیں۔ انتخاب جداگانہ سے اپنی اپنی نشستیں چوری کی جائیں۔ کوئی غیر معمولی اہمیت کسی قوم کو نہ دی جائے۔ اس میں ہندوؤں کا کونسا نقصان تھا۔ اور مسلمان ان کے کون سے حق کو غصب کر رہے تھے۔ کہ وادیا کیا گیا۔ اور کیا جا رہا ہے۔

## فساد کی اصل

اصل جڑ مناد کی وہ فوائد ہیں جو ہندوؤں یا مسلمانوں کی جماعت سے حاصل کر لئے ہیں۔ اور اب ان کو چھوڑنا نہیں چاہتے۔ اور یہی وہ جھگڑا ہے۔ جو سرمایہ اور مزدور کے نام سے یورپ میں رونما ہوا ہے۔ اور یہی جڑ بالشویت کی ہے۔ مثل مشہور ہے۔ ”ہر کہ تنگ آمد سب تنگ آمد“ انگریز سرمایہ دار قوم ہے۔ اس کا بھی بالشویک

پروپیگنڈا سے دم نکلتا ہے۔ لیکن قانون قدرت یہی ہے۔ کہ

”ہر کہ تنگ آمد۔ سب تنگ آمد“

## انگریز اور ہندو

پس انگریزوں کے اس احساس کے ماتحت ہندوؤں نے جو مسلمانوں کے اسراف سے اور آخری دؤر کے تعیش حکومت سے سرمایہ حاصل کر لیا ہے۔ اور تمام ہندوستان میں اجارہ دار بازار بن بیٹھے ہیں۔ اس سے کیوں چھوڑا اور کس طرح چھوڑیں۔ انگریزوں کو مسلمانوں کی حماقت غدر سے مسلمانوں سے سخت کاوش ہے۔ اور ہونا بھی چاہیے۔ اس لئے غدر کے بعد ان کا رجحان طبع یہی ہوا کہ مسلمانوں کی قوت توڑی جائے تاکہ پھر ہندوؤں کی خفیہ سازش کا شکار ہو کر ہمارے سامنے نہ آکر رہے ہوں۔ اور چونکہ ان کی سلطنتیں توڑی بہت باہر ہیں۔ ممکن ہے۔ کہ وہ ان کے اندرون ہند کی بغاوت سے فائدہ اٹھا کر شریک کار ہوں۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا کو دشواریاں ہوں۔ پس ایک طرف مسلمانوں کی بیرونی سلطنتوں کے ساتھ جو سلوک ہو سکتا تھا کیا۔ اور اسی طرح اندرون ہند ملازمتوں سے مسلمانوں کے منہ کو کم کیا۔ تعلیم میں ہندوؤں کو جو خود مسلمانوں کے قدیمی رقیب اور دشمن تھے۔ امداد دی گئی۔ اور حقوق دئے گئے۔ ایک کر لیا کر لیا اور پھر نیم چھلکا اور بھی کڑوا ہو گیا۔ عدالت کی لائٹ میں تمام صدر الصدور نصف مسلمان ہوا کرتے تھے ایک ایک کر کے تقریباً سب نکال دئے گئے۔ امتحان کے عجیب نیوڈ لگا کر ملازمت اور وکالت کو تقریباً مسلمانوں سے خالی کر لیا۔ ہندو پٹواریوں کو لگا کر تمام مسلمان زمینداروں کے دیوالیے نکلوا دئے۔ پھر سب دہشت کو سخت کیا۔ اور ساہوکاروں کو اٹھارا۔ تمام اراضیات ساہوکاروں کے ہاتھوں میں چلی گئیں۔ پس مالش کرنے والے ساہوکار مقدمے فیصل کرنے والے ساہوکاروں کی اولاد یا بھائی قانون پیشہ ساہوکار پھر جو کچھ بھی ہو۔ کم ہے۔ ۱۹۱۷ء سے لیکر ۱۹۲۸ء تک مسلمانوں کی اراضیات و مصنوعات اقتصادیات اور حکومت نکل کر نوبت باس جا رسید کہ فرانس اور جرمنی کی سی نسبت ہو گئی۔ اب فرانس کو بھی جرمنی کی ضرورت ہے۔ کہ انگلستان کا مقابلہ کرے۔ اور انگلستان کو بھی جرمنی کی ضرورت ہے۔ کہ فرانس بھی مدد ہے۔ دغا باز ہے۔ پہلے ایک کا ساتھ چھوڑ چکا ہے۔ اب ہمارا بھی چھوڑ دیگا۔ اس کے لئے بھی ایک دو جرمن لگے رہنا چاہیے۔ اس لئے جرمنی کو اور اطالیہ دونوں کو ابھارتا رہو۔ جب پھر تیار ہو جائیں۔ پھر آپس میں بڑا دیکھے۔ یہی ہماری حالت ہندوستانی سیاست میں ہے۔ پہلے ہماری طاقت تباہ کر دی گئی اب اس قدر ابھارتا منظور ہے۔ کہ ہندوؤں سے کچھ نہ کچھ لٹتے ہیں پھر ٹیکو انڈین اطالیہ کی طرح تیار ہو جائیگے۔ گذشتہ ۲۸ سال میں مشن کی کوششوں کو دیکھا جائے۔ تو ہم گنا زیادہ ہو گئی ہیں اچھوت اقوام سے برابر عیسائی بنائے جا رہے ہیں۔ پس قدر کے بعد سے ہمیں جو پہلی ہی سلطنت کی تباہ شدہ حالت مضمحل تھے۔ اور ہندوؤں کی لوٹ مار سے دب رہے تھے۔ برطانیہ کے

